

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ بردہ

مع

قصیدہ غوثیہ

مصنف قصیدہ بردہ شریف

امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

مصنف قصیدہ غوثیہ شریف

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ اہتمام

حاجی ابراہیم بھائی وڈیا والا / حافظ محمد اِلیاس

9624221212   81212 81717



قصیدہ بردہ

مع

قصیدہ غوثیہ

مصنف قصیدہ بردہ شریف





امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

مصنف قصیدہ غوثیہ شریف

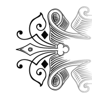




شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ



ترجمہ




حاجی ابراہیم بھائی وڈیاوالا

تفصیلاتِ کتاب

کتاب	قصیدہ بردہ ۔ مع ۔ قصیدہ غوثیہ شریف
مصنف	امام شرف الدین بوصیری؛ شیخ عبدالقادر جیلانی
ترجمہ	حاجی ابراہیم بھائی وڈیاوالا، احمد آباد موبائل: 9624221212
کمپیوٹر کمپوزر	توفیق اشرفی، موبائل:9033168086، 7383761217
پروف ریڈنگ	حافظ محمد الیاس، سیل: 81212 81717
سن اشاعت	شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ / مارچ ۲۰۲۲ء
تعداد	1100
قیمت	بلاہدیہ
طباعت	عائش آفسیٹ پرنٹرس سیلر، مسجد معراج، کرما گوڑہ، سعید آباد، حیدرآباد۔۵۹ سیل 7207164256 ، واٹس ایپ 9346338145 ای میل: aishoffset@gmail.com
تقسیم کار	❁ حاجی ابراہیم بھائی وڈیاوالا ❁ حافظ محمد اِلیاس



مصنف قصیدۂ بردہ شریف کا مبارک نام امام شرف الدین بوصیری ہے۔آپ ہجری سن 608 (مارچ 1213ء) میں شہر دلاس یا ایک اور روایت کے مطابق بوصیری میں پیدا ہوئے۔

حافظ بننے کے بعد آپ مصر کے شہر قاہرہ (کائیرو) تشریف لے گئے۔

شروع شروع میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بادشاہوں کے قصیدے لکھے اور خوب تعریفیں بٹوریں، مگر تلاشِ حق کی تڑپ نے آپ کو حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ شیخ ابوالعباس المرسی کے قریب کردیا اور آپ نے ایک عرصے تک ان کی صحبت اختیار کی اور طریقت اور تصوف میں آپ ہی سے فیض پایا اور بڑے بڑے درجے طے کیے، آپ نے درس وتدریس کا کام بھی انجام دیا۔

عمر شریف کے آخری پڑاؤ میں آپ کو فالج (لقوہ) کی بیماری لگ گئی، قریب

قریب 14 سال آپ اس بیماری میں مبتلا رہے، حکیموں کا علاج بھی کارگر (فائدہ مند، مفید) نہ ہوا، ایک رات آپ کو خیال آیا کہ بادشاہوں کی تعریف میں تو بہت قلم چلائی، شاہوں کے قصیدے تو بہت لکھے، اب کیوں نہ شاہوں کے شاہ اللہ پاک کے محبوب اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصیدہ لکھا جائے، اسی بیماری کی حالت میں آپ نے قلم اٹھایا اور یہ مشہورِ زمانہ اور مقبولِ بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصیدہ لکھا اور لکھتے لکھتے ہی آپ کو نیند آ گئی۔

قصیدہ تو آپ نے پورا لکھا لیکن جو پہلا شعر ہے اس کا پہلا مصرعہ لکھنے کے بعد دوسرا مصرعہ نہ لکھ پا رہے تھے، آپ نے لکھا:

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

اب اس کی دوسری کڑی ذہن میں بیٹھتی نہ تھی اور آپ کو نیند کا غلبہ ہوا اور آپ سو گئے۔ آپ کا سونا کیا تھا کہ آپ کی تقدیر جاگ گئی۔

حضور پرنور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور فرمایا:

''بوصیری! رات کو جو قصیدہ لکھا وہ تو ذرا سناؤ''۔

امام صاحب نے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خواب میں وہ قصیدہ سنایا اور وہ پہلی کڑی پر رک جاتے تھے۔

حضور رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہاں آپ کی رہنمائی فرمائی اور فرمایا:

''دوسری کڑی یوں لکھو:............

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اور حضور پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی کرم نوازی تو دیکھو کہ آپ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے امام صاحب کے بدن پر اپنا دستِ شفقت (رحمت بھرا ہاتھ) پھیرا، آپ کی بیماری دور ہوگئی، آپ فوراً تندرست ہو گئے اور سرکارِ دوعالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اپنے کاندھے مبارک سے چادر شریف اتار کر آپ کو اُڑھا دی۔

قصیدہ بردہ شریف کو "قصیدہ بردہ شریف" اس لیے ہی کہتے ہے کہ بردہ یعنی چادر (چادر والا قصیدہ)۔

آپ کی جب آنکھ کھلی تو اپنے جسم کو تندرست پایا اور چادر شریف کو اپنے بدنِ مبارک پر پایا، آپ نے سوچا کہ آج تہجد کی نماز مسجد میں جا کر ادا کروں گا۔

لہٰذا حضرت بوصیریؒ نے غسل فرمایا، وضو کیا اور وہی مبارک چادر بدن پر اوڑھے مسجد کی طرف چلے، ابھی چند قدم ہی چلے تھے کے راستے میں ایک فقیر (درویش) ملے، انہوں نے امام صاحب سے فرمایا:

"بوصیری ذرا وہ قصیدہ تو ہمیں سناؤ جو رات میں آپ نے لکھا ہے۔

اب یہ سوچ میں پڑ گئے کہ میں نے یہ قصیدہ تو رات میں لکھا ہے کوئی جانتا ہی نہیں تو ان کو کیسے معلوم؟"

آپ نے پوچھا: کون سا قصیدہ؟ درویش نے جواب دیا:

"وہی قصیدہ جو رات میں آپ نے سرکار دوعالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو پڑھ

کر سنایا اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے آپ کو چادر عطا کی"۔

مزید فرمایا:

"جب آپ وہ قصیدہ سنا رہے تھے تو میں بھی وہاں (حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس) موجود تھا، (اور فرمایا:) آپ کا قصیدہ سن کر سرکار ایسے جھوم رہے تھے جیسے میوے دار درخت کی شاخیں جھومتی ہے (سبحان اللہ) اسکے بعد وہ قصیدہ بھی مشہور ہوا اور امام صاحب مشہور ہو گئے"۔

ہجری سن 697 (عیسوی 1207) میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا کو الوداع کہا لیکن آپ کے اس مشہور قصیدے نے آپ کو ہمیشہ کیلئے عاشقوں کے دل میں زندہ رکھا۔

آج آٹھ سو (800) سال سے پوری دنیا میں اسے پڑھا جاتا ہے اور وظیفہ کے طور پہ لوگوں نے ہمیشہ پڑھنے کا معمول بنا لیا ہے، مصر میں حضرت امام شافعیؒ کے مزارِ پاک کے قریب آپ کی قبر شریف ہے۔

کلام چاہے کوئی بھی ہو دعا ہو، درود ہو، نعت و منقبت ہو یا قصیدہ ہو اگر اپنی مادری زبان میں یا آسان ترجمے کے ساتھ پڑھے تو اس کا لطف اور بڑھ جاتا ہے۔

قصیدے کے اشعار عربی زبان میں ہے تو اس کو سمجھانے کیلئے اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اور عام فہم بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے، پھر بھی پڑھنے والے کو اس میں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور خبر کرے تا کہ اگلے ایڈیشن میں اغلاط

کی اصلاح کرلی جائے۔

قصیدہ بردہ شریف کی مقبولیت کا اندازہ آپ حضرات کو اس سے آئے گا کہ دنیا کی عموماً تمام زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے اور روحانی فیض حاصل کرنے کیلئے اس کا ورد ہوتا ہے۔ اس کا ورد کرنے سے دل کو ٹھنڈک اور قرار ملتا ہے۔ ایسے بابرکت قصیدے کو ''محسن اعظم مشن'' کی جانب سے آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

قصیدہ بردہ شریف میں ایک شعر ایسا ہے جو قصیدے کی جان ہے۔ حضرت ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کے بہت سارے بزرگوں نے آقا کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور صدیق اکبرؓ کو خواب میں دیکھا کہ آقائے کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) حضرت صدیق اکبرؓ سے فرما رہے ہیں کہ ''بوصیری والا وہ شعر تو سناؤ''۔ وہ شعر کیا ہے سنیے۔ حضرت امام بوصیریؒ کہتے ہیں (شعر نمبر۔58)

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنِيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ترجمہ: حضور! آپ کے منہ مبارک میں مبارک دانت ایسے ہیں جس طرح سیپ میں قیمتی موتی ہو۔

اور آج بھی مسجدِ نبوی شریف کی جالیوں پر آج بھی اس قصیدے کا یہ شعر لکھا ہوا ہے:

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

اور اس کے سوا بھی اسی قصیدے کے اشعار لکھے ہوئے تھے لیکن ان میں سے کچھ کو مٹا دیا گیا کیوں کہ یہ ان بدنصیبوں کے عقیدے کے خلاف ہے۔

یہ سعادت تو ترکی کی خلافت عثمانیہ کے حکمرانوں کو میسر آئی تھی جو واقعی سچے عاشق رسول تھے۔

درود شریف

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بابِ اوّل
ذکرِ عشقِ رسول کے باب میں

اے میرے مالک! اے اللہ پاک! درود و سلام بھیج ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر ہمیشہ ہمیشہ اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔

قصیدہ بردہ شریف کے اس پہلے شعر کے بارے میں اس قصیدے کے مصنف کی زندگی کے باب میں لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ حضرت "مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا" لکھ کر رک گئے تھے، آگے کیا لکھنا وہ طے نہیں کر پا رہے تھے، پورا قصیدہ لکھ چکے تھے اور 165 یا 166 اشعار لکھ چکے مگر پہلی کڑی ابھی مکمل ہی نہ کر پا رہے تھے، یہ ادھوری ہی رہ گئی تھی۔ خواب میں خود حضور پُرنور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے امام صاحب کی رہنمائی کی اور فرمایا: لکھو: "عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ" ......اس لیے پڑھنے والا ہر دو اشعار کے بیچ میں یہ ایک شعر (دو مصرعہ) پڑھیں۔



اَمِنْ تَذَكُّرِ جِیْرَانٍۢ بِذِیْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍۢ بِدَمِ

ترجمہ

کیا مقام "ذِیْ سُلَمْ" کے ہمسایوں کی یاد میں ملا دیا ہے تو نے آنسوؤں کو (جو آنکھ سے جاری ہیں) خون کے ساتھ!

ذِیْ سُلَمٖ ایک درخت ہے جہاں سرکار ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کے وقت مدینہ منورہ جاتے ہوئے اس درخت کے سایہ میں آرام فرمایا تھا۔ یہ درخت بڑے خوشبودار ہوتے ہیں، اس کا سایا بھی بڑا ٹھنڈا ہوتا ہے۔ سرکار نبی کریم (ﷺ) کے ہمراہ صدیق اکبرؓ بھی وہاں قیام پزیر ہوئے۔ (الحمدللہ)

یہاں امام صاحب اپنے آپ سے مخاطب ہیں، خود سے پوچھ رہے ہیں کہ اے بوصیری! یہ تیرے رونے کا کیا سبب ہے؟ کیا تو اس پیڑ کے نیچے آرام فرمانے والے حضور (ﷺ) اوران کے پیارے ساتھیوں کی یاد میں اپنی آنکھ کے آنسوؤں کو خون کے ساتھ ملا کر بہا رہا ہے؟ تو اتنی آہ وزاری کیوں کر رہا ہے؟

٢ اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تَلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّمَآءِ مِنْ اِضَمِ

ترجمہ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا چلی یا ادم پہاڑ سے تیری راہ میں بجلی چمکی۔

یعنی یہ تیری گریہ وزاری کیوں ہے؟ کیا تجھے وادیوں کی طرف سے آنے والی وہ خوشگوار ہوائیں تڑپاتی ہیں، جب سرکار (ﷺ) پہاڑ ادم کے قریب قیام پذیر ہوے تھے؟ بتا یہ تیرا اتنا تڑپنا اور رونا کس وجہ سے ہے؟

٣ فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

ترجمہ

پس تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ (اے بوصیری!) تُو تیری آنکھوں کو کہتا ہے کہ تھم جا (آنسو نہ بہا) تو بھی وہ بہنے لگتی ہیں۔

اور تیرے دل کو کیا ہوا؟ کہ جب تو اسے سنبھلنے کو کہتا ہے تو وہ اور زیادہ غمگین ہو جاتا ہے۔ یہ تیرا غمِ فراق (دوری) نہیں ہے تو کیا ہے؟ کہ نہ تیرا قابو تیرے دل

پر، نہ تیری آنکھ پر، کہ جب تو آنسو روکنا چاہے تب بھی نہیں روک سکتا، یقیناً یہ تیرا رونا گریہ وزاری کرنا یہ غمِ فراق ہی ہے۔

٤ اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ
مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَ مُضْطَرِمِ

ترجمہ

کیا عاشق اس خیال میں ہے کہ رازِ محبت چھپ جائے گا؟ جبکہ وہ بہتے آنسوؤں اور بے قرار دل کے درمیان ہے۔ نہ تیرا عشق کسی سے چھپا ہے، نہ عشق کی وجہ چھپی ہے، تیرے نہ رکنے والے اشک، نہ تیرا تڑپتا ہوا بے قرار دل کسی پردے میں ہے، تیرا راز (چھپا ہوا) افشاں (ظاہر) ہو چکا ہے۔

٥ لَوْلَا الْهَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ
وَّلَا اَرِقْتَ لِذِکْرِالْبَانِ وَالْعَلَمِ

ترجمہ

آپ اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں: اے بوصیری! اگر تجھ کو محبت نہ ہوتی تو کھنڈرات میں تو آنسو نہ بہاتا اور نہ ہی بعض درخت اور جبل حیرا کی یاد میں راتوں کو جاگتا، جہاں جہاں سے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گزرے، جہاں وہ رکے، اُن نشانیوں کو یاد کر کے تیرا راتوں کا جاگنا یہ کمالِ عشق نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

٦ فَکَیْفَ تُنْکِرُ حُبًّا م بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَیْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

ترجمہ

پھر تُو محبت کا انکار کیسے کر سکتا ہے؟ کیونکہ تیرے آنسو اور تیری بیماری محبت کو ظاہر کر رہی ہیں۔...... یہ وہ شعر ہے کہ جب امام بوصیری اسے پڑھ رہے تھے تو نبی

کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) جھوم رہے تھے، جیسے میوے دار درخت کی شاخیں ہوا کے جھونکوں کے ساتھ جھومتی ہیں۔ (الحمدللہ)

۷ وَاَثۡبَتَ الۡوَجۡدُ خَطَّیۡ عِبۡرَۃٍ وَّضَنًی
مِثۡلَ الۡبَھَارِ عَلٰی خَدَّیۡكَ وَالۡعَنَمِ

ترجمہ

اورنقش کردیتے ہے غم محبت میں آنسوں اور کمزوری کے دوخط (آنسو بہنے سے چہرے پر پڑ جانے والی لکیریں (لائن)، تیرے چہرے پر نرم اور سخت شاخوں والے (مہندی کے) درخت جیسی دولکیریں (لائن) کھینچ دیتے ہیں۔

۸ نَعَمۡ سَرٰی طَیۡفُ مَنۡ اَھۡوٰی فَاَرَّقَنِیۡ
وَالۡحُبُّ یَعۡتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالۡاَلَمِ

ترجمہ

ہاں رات کو مجھے محبوب کا خیال آیا تو مجھے بے خواب کر دیا (یعنی نیند اڑ گئی) اور محبت دکھ درد کو دل سے مٹا دیتی ہے (رنج والم بڑھ جاتا ہے) (دکھ درد بھلا دیتی ہے)۔
تُو مجھے بھی اے محبوب خدا! نہ رات کو سونے دیا اور نہ محبت کے سوا کچھ یاد رہا نہ یاد آیا۔

۹ یَا لَآئِمِیۡ فِی الۡھَوَی الۡعُذۡرِیِّ مَعۡذِرَۃً
مِنِّیۡ اِلَیۡكَ وَلَوۡ اَنۡصَفۡتَ لَمۡ تَلُمِ

ترجمہ

مجھے محبت کرنے پر ملامت کرنے والے (شرمندہ کرنے والے) اے شخص! تو میرا عذر قبول کر، مجھے مجبور سمجھ اور اگر تُو انصاف کرتا تو مجھے ملامت نہ کرتا۔

(۱۰)
عَدَتْكَ حَالِيَ لَاسِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَادَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

ترجمہ

اے بوصیری! تیرے عشق کا حال تجھ سے آگے لوگوں تک پہنچ چکا ہے اور میرا عشق چغل خوروں سے ڈھکا چھپا نہیں ہے اور نہ ہی میرا عشق ختم ہونے والا ہے۔

(۱۱)
مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَّسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

ترجمہ

اے ناصح! تو نے مجھے خالص نصیحت کی مگر میں اسے سننے والا نہیں (یعنی محبت چھوڑنے والا نہیں) بیشک! عاشق نصیحت کرنے والوں کی سننے سے بہرا ہو جاتا ہے۔

(۱۲)
إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِيْ
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

ترجمہ

اے مجھے ملامت کرنے والے! سُن مَیں مجھے نصیحت کرنے میں نہ بڑھاپے سے بدظن ہوا یعنی بڑھاپے نے نصیحت کی تب بھی میں نے محبت نہ چھوڑی تو اب کسی غیر کی نصیحت سے میں کیسے عشق سے باز آ سکتا ہوں۔



بابِ دوّم

نفسِ اَمّارہ کی سرکشی کے باب میں

فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

(۱۳) فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

ترجمہ

بیشک! مجھے برائی کا حکم دینے والے میرے نفس اَمّارہ نے اپنے بڑھاپے میں بھی قبول نہ کیا (یعنی اطاعت خدا پر کوشاں نہ ہوا) اس کے باوجود کہ ڈرانے والا بڑھاپا اور بیحد کمزوری آچکی، مگر میرا نفس جہالت ہی میں رہ گیا۔

(۱۴) وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرَى
ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

ترجمہ

اور میرے نفس اَمّارہ نے بڑھاپے کی ضیافت (مہمان نوازی، بڑھاپے کی ضیافت، یعنی نیک اعمال) کا کوئی اہتمام نہ کیا، جب میرے سر پر اچانک بڑھاپا آگیا جب کیا؛ بڑھاپا موت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

۱۵ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّيْ مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

ترجمہ

اگر میں جانتا کہ میں اس معزز مہمان (یعنی بڑھاپا) کی (اللہ کی عبادت کرکے اور گناہ ترک کرکے) تعظیم نہیں کرسکوں گا تو سفید بالوں سے جو راز ظاہر ہوگیا (یعنی کہ بڑھاپا آ گیا اور اب موت قریب ہے) تو خضاب کرکے بالوں کی سفیدی چھپا لیتا۔

۱۶ مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

ترجمہ

کون ہے جو میرے سرکش (نافرمان) نفس کو گناہوں سے اس طرح باز رکھے جیسے گھوڑے کو لگام ڈال کر روکا جاتا ہے۔

۱۷ فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

تو گناہوں سے نفس کی خواہش کو توڑنے کی کوشش نہ کر کیونکہ گناہ نفس کی خوراک ہے اور کھانے سے نفس کی تقویت (طاقت) ہی بڑھتی ہے۔ یعنی زیادہ کھانا کھانے سے کھانے کی حرص ہی بڑھتی ہے، ویسے ہی گناہ کرنے سے نفس طاقتور اور زیادہ سرکش ہی ہوتا ہے۔

۱۸ وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

ترجمہ

نفس کی عادت دودھ پیتے چھوٹے بچہ کی طرح ہے جب تک تم اس سے دودھ چھڑاؤ گے نہیں تو وہ پیتا ہی رہے گا یعنی نفس اپنی مرضی سے تو کبھی گناہ چھوڑنے والا ہی نہیں ہے، جب تک تم اس کو زبردستی گناہ سے باز نہ رکھو گے۔

۱۹ فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ
إِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلَّى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

ترجمہ

تو نفس کو خواہشات سے روک اور اُس کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دے اور تُو ڈرتا رہے کہ کہیں وہ تجھ پر حاوی نہ ہو جائے، یہ اس لئے کہ نفس کا غلبہ عقل کو زائل کر دیتا ہے اور بندے کو اللہ تعالی سے دور کرنے کا سبب بن جاتا ہے اور بندے کو عیب دار بنا دیتا ہے۔ نفس کے حربے شیطان سے بھی زیادہ ہیں۔

۲۰ وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

ترجمہ

اور تو نفس اَمّارہ کی نگرانی کر، اس حالت میں کہ وہ (نیک) اعمال کی چراگاہ (ذکر وغیرہ) میں چر رہا ہو اور اگر وہ چراگاہ کو میٹھا جانے (نفسانی لذتیں) تو تُو اُسے چرنے سے روک، یعنی نفس اگر نیک عمل کی دعوت بھی دینے لگے تو اس میں بھی اس

کی کوئی نہ کوئی چال ہوتی ہے اس لیے چوکنّا رہے۔

(۲۱) كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ

ترجمہ

دنیا کے کھانے کی لذت (خواہشات، ہوس، حرص) قاتل زہر کے مانند (برابر) تھی مگر کھانے والے نے نہ دیکھا، نہ پہچانا، کہ اس میں زہر ہے وہ فریب ہی میں رہا۔

(۲۲) وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَّمِنْ شَبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

ترجمہ

بھوک اور زیادہ کھانے کے مکر (فریب) سے بچ، بھوک کی آفت شکم سیری سے تو کم ہی ہے (نہ زیادہ بھوکا رہو نہ زیادہ پیٹو بنو)۔

(۲۳) وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

ترجمہ

وہ گناہ جو تیری آنکھ سے ہوئے (حرام نظارے دیکھے) اور وہ تیری آنکھوں میں بسے ہوئے ہے اس کیلئے آنسو بہا اور ندامت (شرمندگی، پچھتاوا، افسوس) کے پانی سے اسے دھو، یہ اس لئے کہ اپنے گناہوں پر نادم (شرمندہ) ہو کر رونا بندے کو جہنم کی آگ سے بچا لیتا ہے۔

(۲۴) وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

ترجمہ

اور تونفس اور شیطان کی مخالفت کر اور نافرمانی نہ کر اور اس کا کہنا نہ مان، اور یہاں تک کہ وہ اگر تجھ سے مخلصانہ (اچھی) نصیحت کرے تو بھی تُو اسے جھوٹی سمجھ کیونکہ یہ تجھ سے ہمدردی بھی دھوکا ہوسکتی ہے۔

(۲۵) وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْماً وَّلَا حَكَماً
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

ترجمہ

نفس اور شیطان کی بات نہ مان چاہے وہ تیرے دشمن ہوں یا تیری مدد کرنے والے کے بھیس میں ہوں، اس لئے کہ تُو اس کے مکروفریب (دغا، فریب) جانتا ہے، وہ تو تجھے نقصان ہی پہنچائیں گے، اس لئے کہ وہ دونوں تیرے دشمن ہیں۔

(۲۶) أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلاً لِذِي عُقُمِ

ترجمہ

مجھ کو کوڑے بے عمل (عمل کیے بغیر بکواس کرنا) سے توبہ کرنی چاہیے جس طرح بانجھ عورت (جس کو اولاد نہ ہو ایسی عورت) کی طرف بچہ کی نسبت نہیں ہوسکتی ویسے ہی ایسا قول جس پر عمل نہ کیا جائے وہ فضول ہے۔

۲۷ أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لَكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

ترجمہ

(بات یہ ہے کہ) میں نے تجھے (دوسروں کو) نیکی کا حکم دیا مگر میں نے (میرے نفس نے) اس پر عمل نہ کیا تو اب یہ دوسروں کو نصیحت کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

۲۸ وَلاَ تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

ترجمہ

اور میں نے مرنے سے پہلے نفلی عبادت کا توشہ نہ لیا اور نہ میں نے فرض کے علاوہ (نفل) نماز پڑھی، نہ میں نے نفل روزہ رکھا۔

درود شریف

دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَكَرَّ الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَهُ وَاَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِهٖ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَثِيْرًا.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بابِ سوّم

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مدح کے باب میں

فِی مَدَاحِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۹) ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْیَ الظَّلَامَ إِلَی
أَنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

ترجمہ

میں نے اپنے نبی کی سنت کے ساتھ ناانصافی کی جو کہ راتوں کو عبادت کے لیے جاگتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے مبارک پاؤں ورم کر جاتے تھے۔ حضور پاک (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) رات کو جاگ کر رات بھر عبادت کیا کرتے تھے، افسوس مجھ پر کہ میں نے اُس سنت پر عمل نہ کیا۔

(۳۰) وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَآءَهُ وَطَوٰی
تَحْتَ الْحِجَارَةِ کَشْحاً مُتْرَفَ الْأَدَمِ

ترجمہ

میں نے اپنے مقدس نبی (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی سنت پر عمل نہ کر کے ناانصافی کی کہ جس نے فاقہ کشی اور بھوک کی سختی کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھے۔

۳۱
وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

ترجمہ

سونے کے پہاڑ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب متوجہ ہوئے اور چاہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن کی طرف رغبت فرمائیں مگر آپ ان کی طرف راغب نہ ہوئے یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک نظر بھی نہ کی۔

۳۲
وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ
إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ

ترجمہ

بیشک! ضرورتیں تقوی والوں پر غالب نہیں آسکتیں، یعنی تقویٰ والے کے پیر ڈگمگاتے نہیں، وہ حالات سے سمجھوتہ نہیں کرتے۔

۳۳
وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

ترجمہ

دنیا کی ضرورتیں کیسے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر غالب آسکیں؟ اگر سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دنیا میں آنا اللہ تعالیٰ کا مقصود نہ ہوتا تو دنیا خود وجود میں نہ آتی!

۳۴
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

ترجمہ

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سردار ہیں تمام عالم کے انسانوں جنات کے؛ اور شہنشاہِ دوعالم ہیں، مالک عرب وعجم ہیں، آپ انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔ الحمدللہ

۳۵ نَبِيُّنَا الآمِرُ النَّاهِيْ فَلاَ أَحَدٌ
أَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لاَ مِنْهُ وَلاَ نَعَمِ

ترجمہ

ہمارے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حکم دینے والے ہیں اور روکنے والے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ بات میں سچا کوئی نہیں، چاہے وہ بات نفی میں ہو (یعنی مناہی میں) یا اثبات میں (یعنی حکم میں) شریعت میں جو چاہے حکم دے دیں، چاہے اس سے روک دے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمادیا اے لوگو! یہ نبی ہے تمہیں جو عطا کرے وہ لے لو اور جس بات سے منع کرے اس سے رک جاؤ، یعنی چھوڑ دو۔

۳۶ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلِ مِّنَ الأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ترجمہ

وہی محبوب رب العالمین ہے جن سے شفاعت کی امید ہے، مصیبتیں اور بلائیں جو اچانک آجاتی ہیں تو یہ حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہیں جو اس وقت کام آتے ہیں۔ بہت سارے صحابہ کرامؓ اور ہزاروں محدثینؒ اس بات پر متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم قیامت ہم گنہگار اُمّتیوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ اللہ پاک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ مقام عطا فرمائے گا، (آج کل کے دیوبندی، وہابی، شفاعت کے منکر ہیں، وہ

جھوٹے ہیں)۔ بہت ساری آیاتِ کریمہ بھی شفاعت کا اعلان فرما رہی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔ یہ اوپر والا شعر روضۂ اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر لکھا ہوا ہے۔

۳۷ دَعَا إِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

ترجمہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بلایا (حق کی دعوت دی، توحید کے دلائل پیش کیے)۔ اب جس جس نے بھی حق کی دعوت قبول کی، اُس نے ایسی رسّی کو تھاما جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے جڑ گیا وہ کامیاب ہو گیا۔

۳۸ فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

ترجمہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ظاہرِ صورت اور باطنی اخلاق میں برتری لے گئے۔ انبیاء کرام علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے کے قریب بھی نہ پہنچ سکے۔ ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ ہیں جن کے باب میں تمام کا اجماع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سید المرسلین یعنی نبیوں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے آپ کو علم مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ عطا فرمایا۔

۳۹
وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

ترجمہ

انبیاء کرام علیہم السلام رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خزانوں میں سے رحمت کے سمندر میں سے اپنے لئے ایک مٹھی یا برستے بادلوں میں سے ایک قطرہ چاہتے ہیں۔

۴۰
وَ وَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

ترجمہ

سارے انبیاء علیہم السلام بلند مرتبے والے ہوتے ہوئے بھی ان کا علم و مقام حضور پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے سمندر کے سامنے ایک قطرہ (ایک نقطہ) کے برابر ہے۔

۴۱
فَهُوَ الَّذِىْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْباً بَارِئُ النَّسَمِ

ترجمہ

صورت (ظاہری) اور سیرت (حسن اخلاق) میں ہمارے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کامل (مکمل) ہیں اور اسی لئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو محبوبیت کیلئے پسند فرمایا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اخلاق قرآنِ کریم ہیں۔

۴۲
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

ترجمہ

تمام عالمین میں آپ کا ظاہر اور آپ کا باطن بے مثال ہے اور آپ کے جیسا کوئی دوسرا ہے ہی نہیں (اللہ تعالیٰ نے بنایا ہی نہیں)۔آپ کا جوہر حسن (خوبیاں) بے مثال ہے جو کسی اور میں تقسیم ہو ہی نہیں سکتا۔

۴۳ دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

ترجمہ

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور بعض نے تو خدا کہہ دیا، تو اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے اُمتی! تُو یہ نہ کہہ اور جتنی تجھ سے ہو سکے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی تعریف کیا کر۔

۴۴ فَانْسُبْ إِلٰى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ إِلٰى قَدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

ترجمہ

تمام خیر، شرف اور تعظیم کی طرف اپنے آقا و مولیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی پاکیزہ ذات کو نسبت کر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی شان میں جتنی زیادہ عزت کر سکے کرتا رہ کیونکہ

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقَّهٗ
بعد از خدا بزرگ تُوئی قصہ مختصر

خدائے واحد، یکتا، بزرگ و برتر کے بعد سب سے بہتر ذات ہمارے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہی کی ہے۔

۴۵ فَإِنَّ فَضۡلَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ لَيۡسَ لَهُ
حَدٌّ فَيُعۡرِبُ عَنۡهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

ترجمہ

(یہ اس لئے کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کمالات اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فضائل اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احسانات کی کوئی حد نہیں ہے، تمام مخلوق مل کر بھی خدا کے محبوب کی شان کما حقہٗ بیان نہیں کر سکتی۔ ہمارے ربِّ کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے مثال بنایا ہے۔

۴۶ لَوۡ نَاسَبَتۡ قَدۡرَهُ آيَاتُهُ عِظَمًا
أَحۡيَىٰ اسۡمُهُ حِيۡنَ يُدۡعَىٰ دَارِسَ الرِّمَمِ

ترجمہ

جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مبارک ذات کے برابر معجزات ہوتے تو مرے ہوئے اور سڑے گلے جسم و ہڈیوں کو زندہ فرمانے کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام ہی کافی ہوتا۔ اور آپ کے تمام معجزات میں سب سے بڑا معجزہ ”قرآن“ ہے۔

۴۷ لَمۡ يَمۡتَحِنَّا بِمَا تَعۡيَ الۡعُقُوۡلُ بِهِ
حِرۡصًا عَلَيۡنَا فَلَمۡ نَرۡتَبۡ وَلَمۡ نَهِمِ

ترجمہ

ان کے کرم نے ہمیں بڑے بڑے امتحانات، آزمائش سے بچا لیا، جہاں ہم ناچار ہوتے، اگر آپ کرم نہ فرماتے اور مہربانی نہ فرماتے تو ہم شک و شبہات کے اندھیرے میں ڈوب جاتے اور ہمارے قدم لڑکھڑاتے مگر ہمیں اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بچا لیا۔

(۴۸) أَعْيَ الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

ترجمہ

آپ کے کمالات ومقامات کو سمجھنے میں مخلوق لاچار ہوگئی، نہ کوئی دور والا، نہ کوئی قریبی، آپ کو کما حقہ سمجھ سکا اور وہ لاچار ہوگیا۔
جیسا کے خود سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے عائشہ! میری حقیقت کو سوائے خدا کے کسی نے نہ جانا۔

(۴۹) كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أُمَمِ

ترجمہ

آپ سورج کی مثال ہیں جو دور سے دیکھنے والے کو تو چھوٹا نظر آتا ہے مگر آنکھوں کو چکا چوند کر دیتا ہے۔

(۵۰) وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

ترجمہ

دنیا کے لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حقیقت کی معرفت کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟ جب کہ قوم تو خوب غفلت میں سوئی ہوئی ہے۔

(۵۱) فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

ترجمہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات اقدس کو علم کی حد کہا جاتا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمام خلق میں سب سے بہتر و بزرگ ہیں۔
اللہ پاک نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو علم سکھایا، مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ (جو ہو چکا، جو ہے، اور جو ہونے والا ہے) کا علم عطا فرمایا ہے۔ بے مثل رب نے اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مخلوق میں بے مثل بنایا، ان کا مقام تو یوم قیامت ظاہر ہوگا۔ اِن شَاءَ اللہ۔

۵۲ وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

ترجمہ

جتنے بھی معجزات دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام سے ظاہر ہوئے وہ سب بھی میرے نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نور پاک کی برکت سے ظاہر ہوئے کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نور ہی تمام کائنات کی اصل ہے۔
اللہ پاک نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نور سے ہر شے پیدا کی اور خود سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی فرمایا: اَوَّلُ خَلَقَ اللهُ نُوْرِیْ وَخَلَقَكَ مِنْ نُوْرِ الله

۵۳ فَإِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

ترجمہ

تمام انبیاء علیہم السلام کیلئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فضل الٰہی کا سورج ہیں (باقی سب ستارے) آپ تاریکیوں (ظلمت) دور کرنے والے اور نور بانٹنے والے ہیں۔

۵۴ حَتّٰى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعٰلَمِيْنَ وَأَحْيَتْ سَآئِرَ الْأُمَمِ

ترجمہ

سورج کا طلوع ہونا اور اندھیروں کا مٹنا یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کا تولد ہونا اور کفر کی تاریکیوں کا دور ہونا کہ توحید کی روشنی جگمگا اُٹھی۔ آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے اللہ پاک نے کعبۂ معظّمہ کو بتوں کی گندگی (مورتی پوجا) سے پاک کیا، تاریک دل جگمگا اٹھے۔ سبحان اللہ عزوجل

۵۵ أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

ترجمہ

آپ کا رخسار (مبارک چہرہ) ایسا نور والا بنایا کہ اس کے اثر سے تمام جہاں جگمگا اٹھا اور کائنات کی ہر چیز ربّ کائنات کے محبوب کو پہچان گئی اور رسالت و توحید کی گواہی دینے لگی۔

۵۶ كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

ترجمہ

تازگی میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کھلی ہوئی کلی کے مانند ہوا اور نورانیت و بزرگی (بڑائی) میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) چودھویں رات کے چاند ہو؛ سخاوت میں آپ نے دریا کو شرما دیا؛ کہ سمندر کا تو کنارا ہے مگر آپ کی سخاوت کا کوئی کنارا نہیں؛ کسی نے آپ سے قطرہ طلب کیا تو آپ نے سمندر عطا کیا اور برستے بادل کی طرح برسے۔ شجاعت (بہادری) کا عالم یہ کہ جب جنگ حنین میں تنہا (اکیلے) پڑ گئے تب بھی آپ دشمنوں کے مقابلے میں ڈٹے رہے اور جب پہلوان آپ کے مقابلے میں آیا تو اسے بھی پچھاڑ دیا۔

۵۷ كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلاَلَتِهِ
فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

ترجمہ

رُعب اور جلال میں آپ بے جوڑ، بے مثل ہیں؛ آپ کے اردگرد عاشق غلام و جاں نثاروں کی فوج ہمیشہ لگی رہتی ہے۔ بڑے بڑے سورما (بہادر) آپ سے آنکھ میں آنکھ نہ ملا پائے۔

۵۸ كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ترجمہ

آپ کے دانت مبارک، مبارک منہ میں اس طرح تھے جیسے کہ سیپ میں موتی ہو، چہرۂ انور میں مبارک منہ جیسے کہ لفظوں کی اور مسکراہٹ کی کان ہو۔

حضور نبی کریم (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) بارہا صدیق اکبرؓ سے اس شعر کو سننا چاہتے تھے، کئی علماء اس بات کے شاہد (گواہ) ہیں۔ اللہ اکبر!

۵۹ لاَ طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْباً ضَمَّ أَعْظُمَهُ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

ترجمہ

خوش قسمت ہیں آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کا وہ امتی جس نے آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی مزار پاک کو بوسہ دیا، جسم اطہر کا حصہ جو زمین کے جس حصہ سے لگ گیا وہ مٹی مشک و عنبر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور مقام و مرتبے میں افضل ترین ہے۔



باب چہارم
میلادِ مصطفیٰ کے باب میں
فِي مَوْلِدِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ﷺ

٦٠
أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَأٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ترجمہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اس دنیا میں تشریف لانے سے آپ کی خوبیاں ظاہر ہوئیں، آپ کا آنا پاکیزہ اور آپ کے آرام فرمانے کی جگہ بڑی ہی پاک اور بڑی ہی بابرکت و باعظمت ہے۔

یہاں تک کہ کچھ علماء کا بیان ہے کہ آپ جس جگہ اس وقت آرام فرمارہے ہیں وہ جگہ کعبۃ اللہ شریف سے بھی افضل ہے۔

٦١
يَوْمَ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ
قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

ترجمہ

جب آپ کی ولادت مبارک کی خبر فارس (موجودہ ایران) پہنچی تو وہ ڈر گئے ان پر غم و فکر کے بادل منڈلانے لگے۔

یہ اسلئے کہ وہ جان گئے تھے کہ بہت جلد ان پر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹنے والا ہے۔

(٦٢) وَبَاتَ إِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

ترجمہ

کسریٰ کا محل ٹوٹ گیا، مینارے ٹوٹ گئے اور آخر وہ کھنڈر بن گیا، اس کا لشکر تتر بتر ہو گیا جو دوبارہ جمع نہ ہو سکا۔

(٦٣) وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

قیصر و کسریٰ کے آتش کدے جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے اس کی آگ بجھ گئی، نہریں بھی پانی بہانا بھول گئیں، یہ اُن آتش پرستوں کے زوال کی نشانی تھی۔

ترجمہ

(٦٤) وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

ترجمہ

ساوا (یہ ایک ندی کا نام ہے) کی وادی کے لوگ سوکھی ہوئی ندی کو دیکھ کر پریشان ہوئے جب کہ اسکے کنارے سے پیاسے لوٹنا ہوا تو وہ (اپنے اوپر) غصے میں ڈوبے۔

(٦٥) كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

ترجمہ

غم اور رنج کے حساب سے (غصے کی) آگ پانی جیسی (ٹھنڈی) ہو گئی (یعنی غصہ کچھ کام نہ آیا) اور نہر کا پانی جیسے گرمی سے سوکھ گیا۔

٦٦
وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

ترجمہ

جنات بھی (آپ کی ولادت باسعادت پر) نبوت کی گواہی دینے لگے۔حق ظاہر ہوگیا (اور باطل مٹ گیا) یہ سب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات پاک اور قرآنِ کریم کے نور سے ہوا۔

٦٧
عَمُوْا وَصَمُّوْا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

ترجمہ

حق کے مخالفین (قریش، کفار وغیرہ) اندھے، بہرے، گونگے ہو گئے، نہ حق دیکھا، نہ سنا، نہ حق کی گواہی دی۔حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آخرت کے عذاب سے ڈرایا مگر مُردہ دلوں نے اثر قبول نہ کیا۔

٦٨
مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِأَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعَوَّجَ لَمْ يَقُمِ

ترجمہ

ان کے کاہنوں (جادوگر، مستقبل کی باتیں بتانے والے کاہن) وغیرہ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ ان کا (جھوٹا) دین قائم نہ رہے گا، باطل دین کو تو ایک دن مٹنا ہی تھا، تو مٹ گیا) اور مشرک اندھے بہرے ہو گئے۔

٦٩
وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

ترجمہ

آگ کے شعلوں سے ٹوٹتے تارے (شیاطین پر رجم کرنے کیلئے) مشرکوں نے (ماتھے کی آنکھ سے) دیکھے اور بتوں (مُورتیوں) کو الٹے سر پٹکتے دیکھا تو بھی وہ اندھے اور بہرے ہی رہے۔

(۵۰)
حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْهَزِمٌ
مِنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْا إِثْرَ مُنْهَزِمِ

ترجمہ

یہاں تک کہ نزول وحی کے حساب سے شیاطین بھاگتے تھے، اس طرح کہ ایک کے سر پر دوسرا پیر رکھ دیتا تھا، یعنی بے تحاشا بھاگتے تھے۔

(۵۱)
کَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْکَرٌ بِالْحَصٰی مِنْ رَاحَتَیْهِ رُمِی

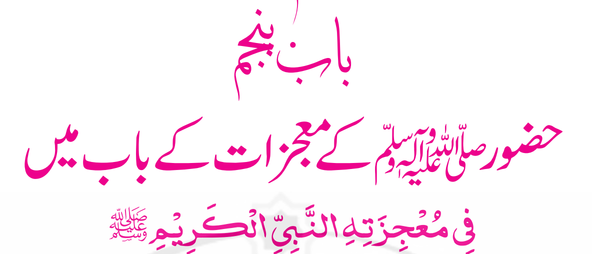
ترجمہ

ایسا لگ رہا تھا کہ شیاطین ابرہہ کے لشکر (جب وہ کعبۃ اللہ کو مسمار کرنے کیلئے (ڈھانے کیلئے آیا تھا) کی طرح بھاگے یا ایسے بھاگے جیسا کہ حضور پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ہاتھوں کی کنکریوں کی وجہ سے کفار بھاگے۔

(۵۲)
نَبْذاً بِهٖ بَعْدَ تَسْبِیْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

ترجمہ

اللہ پاک کا نام لے کر آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے کنکریاں ایسے پھینکیں کہ جس طرح سیدنا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تھے۔



باب پنجم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے باب میں

فِی مُعْجِزَاتِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ﷺ

(۴۳)
جَاءَتْ لِدَعْوَتِہِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَۃً
تَمْشِیْ إِلَیْہِ عَلَی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

ترجمہ

حضور آقائے کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جب حکم فرمایا تو پیڑ (درخت) سجدہ کرتے ہوئے حاضر ہو گئے، بغیر پیروں جیسے پنڈلیوں پر چلتے ہوئے آ گئے ہوں۔

(۴۴)
کَأَنَّمَا سَطَّرَتْ سَطْراً لِمَا کَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی الْلَقَمِ

ترجمہ

جیسے کہ وہ جھاڑ (پیڑ) راستے پر خوب صورت لکیر (لائن) نقش کرتے آئے اور پیڑ کی شاخیں (ٹہنیاں، ڈالیاں) نے اس پر لکھا۔

(۴۵)
مِثْلُ الْغَمَامَۃِ اَنِّیْ سَارَ سَائِرَۃٌ
تَقِیْہِ حَرَّ وَ طِیْسِ لِلْهَجِیْرِ حَمِیْ

ترجمہ

بادلوں کے مثل یہ پیڑ ہر جگہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سایہ کرتے تھے اور ہمیشہ موسم گرما میں آپ کو دھوپ سے بچاتے تھے۔ الحمد للہ

۶۶ أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَسَمِ

ترجمہ

ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاک دل کو چاند سے گہری نسبت ہے۔ میں (بوصیری) شق ہوئے چاند کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور میری قسم سچی ہے۔

۶۷ وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

ترجمہ

غارِ ثور میں آنکھ رکھتے ہوئے بھی مشرک کچھ دیکھ نہ پائے، یہ اس لیے کہ غارِ ثور میں اس وقت جو قیام پزیر تھے وہ خیر و بھلائی والے (فضل و کرم والے) برگزیدہ (چنے ہوئے) ہیں۔

۶۸ فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

ترجمہ

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور صدیق اکبرؓ غار میں ہی تھے اس کے باوجود غار میں دیکھ کر کہتے تھے کہ یہاں کوئی نہیں، یہاں تک کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کو سانپ نے کاٹا

تب بھی کچھ نہ ہوا۔

٧٩
ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

ترجمہ

کبوتروں کے انڈے اور مکڑی کے جالے دیکھ کر مشرکوں کو گمان (وہم) ہوا کہ اس غار میں محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں ہیں۔

٨٠
وِقَايَةُ اللهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأُطُمِ

ترجمہ

اللہ پاک نے آپ کی ایسی حفاظت کی کہ آپ بختو وقلعوں سے بے پرواہ اور غنی ہو گئے۔

٨١
مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ
إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضَمِ

ترجمہ

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جب سے میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پناہ میں آ گیا زمانہ نے مجھ کو نہیں ستایا، جب سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد مجھے ملی، ہر مصیبت اور غم نے مجھ سے دوری اپنالی ہے۔ بیشک!

٨٢
وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ
إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلِمِ

ترجمہ

میں نے جب دین و دنیا کی دولت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے طلب کی مجھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دست کرم (مبارک ہاتھ) سے (جس کو بوسہ دیا جاتا ہے) سب کچھ مل گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

(۸۳) لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ
قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

ترجمہ

اے سننے والے! اے منکر! تو اس وحی کا انکار نہ کر جو سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خواب میں آئی یہ اس لئے کے آنکھیں تو بند تھی مگر دل بیدار (جاگا ہوا) تھا۔

(۸۴) فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِنْ نُبُوَّتِهِ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

ترجمہ

وہ وقت تھا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نبوت کی معراج کا، تو کبھی بھی ہر گز آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کمالات کا انکار نہ کر۔

(۸۵) تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

ترجمہ

اللہ پاک برکت والی ذات ہے، وحی ایسی چیز نہیں ہے کہ کوئی اپنی کوشش سے (یا اپنے اعمال سے) پالے اور نہ تو غیب کی خبروں پر کسی نبی پر الزام لگا سکتے ہیں۔

٨٦
كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِّنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

ترجمہ

جب بیماروں نے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ہاتھ کو چھووا تو وہ فوراً شفایاب (تندرست) ہو گئے اور آسیب زدہ کو (پاگل پن سے) شفا مل گئی۔

٨٧
وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

ترجمہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی دعاؤں نے قحط سالی دور فرما کر مُردہ (ویران) زمین کو زندگی عطا کر دی (ہر طرف ہریالی ہوگئی)۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی دعاؤں سے بادلوں نے رحمت والی بارش برسا دی اور وہ سال چمکتا اور روشن نظر آیا۔

٨٨
بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلًا مِنَ الْعَرِمِ

ترجمہ

بارش بہت برس گئی، ندیاں، چشمے بہنے لگے، دریا ایسے بہہ نکلے جیسے سیلاب۔

مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً
علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّھِم



بابِ ششُم

قرآنِ کریم کے شرف کے باب میں

فِی شَرْفِ الْقُرْآنِ وَمَدْحِہٖ

٨٩ دَعْنِی وَوَصْفِی آیَاتٍ لَهُ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَیْلاً عَلٰى عَلَمِ

ترجمہ

تو مجھے تو بس نبی پاک (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی ثنا کرنے کیلئے چھوڑ دے، مَیں ان کے معجزات کو بیان کرتا ہی رہوں، یہ اتنے روشن ہیں جیسے بجلی پہاڑوں کو روشن کر دیتی ہے۔

٩٠ فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْناً وَهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْراً غَیْرَ مُنْتَظِمِ

ترجمہ

موتیوں سے اگر ہار بنایا جائے تو خوب صورتی بڑھ جاتی ہے، لیکن اگر موتی تنہا (اکیلا، ایک الگ) ہو تب بھی اس کی خوب صورتی اور قیمت کم نہیں ہوتی۔

٩١ فَمَا تَطَاوَلُ آمَالُ الْمَدِیْحِ إِلٰى
مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

ترجمہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ذات اقدس جامعِ کمالات (بہت زیادہ سب سے زیادہ) خوبیوں والی ہے، یہاں تک کہ ان کی تعریف کو کما حقہ کوئی بیان کر ہی نہیں سکتا، انسانوں کے سوچنے سمجھنے کی حد سے بھی بالاتر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی خوبیاں ہیں۔

۹۲
آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ

ترجمہ

قرآن کریم کی تمام آیات حق ہیں اور بے مثل ہیں۔ اس کی صفت قدیم ہے، قدیم ذات کی تمام صفات بھی قدیم ہوتی ہیں۔ نہ اس میں ردو بدل ممکن ہے، نہ کوئی تحریف کر سکتا ہے اور نہ ہی اِسے فنا ہونا ہے۔

۹۳
لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمِ

ترجمہ

قرآنِ کریم کی آیات (ماضی، حال اور مستقبل) ہر وقت ہر زمانے کی خبر دیتی ہے۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی؛ اور ماضی میں قوم عاد اور بادشاہِ ارم (جس نے دنیا میں جنت بنائی تھی) اس کی داستان بھی قرآنِ کریم سناتا ہے۔

۹۴
دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

ترجمہ

قرآنِ کریم کا معجزہ ہمیشہ رہے گا، یہ معجزہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات پر بھی بڑائی رکھتا ہے۔

٩٥ مُحْكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِيْ شِقَاقٍ وَلاَ يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

ترجمہ

قرآنِ کریم کی آیات کامل ہیں، اس پر مخالفین کوشک کی کوئی گنجائش بھی نہیں ہے، یہ آیتیں اللہ پاک کی بھیجی ہوئی ہیں، کسی اور کی نہیں۔ اور خود اللہ تعالیٰ اس کا محافظ ہے۔ جیسا کہ خود ربّ کائنات ارشاد فرماتا ہے کہ:

بیشک! ہمیں نے اُتارا یہ قرآن اور ہم ہی اس پر نگہبان ہیں"

تو نہ اس میں تحریف ممکن ہے نہ کوئی ایک حرف بھی کم کر سکے نہ بڑھا سکے، لہٰذا شیعہ حضرات جو کہتے ہیں کہ کچھ پارے چھپا لئے گئے وہ جھوٹے ہیں۔

٩٦ مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ إِلاَّ عَادَ مِنْ حَرَبٍ
أَعْدَى الأَعَادِي إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

ترجمہ

قرآن پاک کی مقدس آیات سے جو ٹکرایا، جس نے مقابلہ کیا تو وہ تباہ و برباد ہو گیا، یہاں تک کہ دشمن نے بھی سر جھکا لیا اور ہار مان لی۔

٩٧ رَدَّتْ بَلاَغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الغَيُوْرِ يَدَ الجَانِيْ عَنِ الحَرَمِ

ترجمہ

قرآن کریم کی آیتوں نے دشمنوں کے دعوے رد کردیئے جس طرح کوئی باعزت انسان کسی بُرے کو اپنے گھر میں آنے سے روکتا ہے۔

٩٨ لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

ترجمہ

قرآن کریم کی آیتوں کی مثال مثل سمندر ہے (بلکہ زیادہ) اور اس کے معانی ومطالب ایسے ہیں جیسے سمندر کے موتی (یعنی ایک ایک آیت کے کئی کئی معنی ہیں)

٩٩ فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

ترجمہ

قرآن کریم کی آیات میں جو عجائبات چھپے ہیں وہ لاتعداد (گنتی سے پرے) ہیں اور اُس کو آدمی جتنا زیادہ پڑھتا ہے اُس کا شوق بڑھتا ہی جاتا ہے۔

١٠٠ قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

ترجمہ

قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، دل کو سکون ملتا ہے، میں نے قرأت کرنے والے سے کہا: تُو اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑ لے تو کامیاب ہوگیا۔

۱۰۱ إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى
أَطْفَأْتَ نَارَ لَظٰى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

ترجمہ

اگر جہنم کی آگ سے بچنے کے لئے تُو اِسے پڑھے گا تو یقیناً یہ تیرے لئے اس آگ کو بجھا دے گا۔

۱۰۲ كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُهُ كَالْحُمَمِ

ترجمہ

قرآنی آیتیں حوضِ کوثر کی طرح ہیں جس کو پڑھنے والے (تلاوتِ قرآن کرنیوالے) اگر چہ ان کے چہرے کالے ہوں گے تو بھی وہ روشن (نورانی) ہو جائیں گے۔

۱۰۳ وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

ترجمہ

قرآن کریم کی آیات حق کو ظاہر کرنے میں (انصاف کرنے میں) میزان (ترازو) کی طرح ہیں اور پُل صراط کی طرح ہیں، حق و باطل کا فرق ظاہر کر دیں گی اور بغیر اس کے انصاف ہو ہی نہیں سکتا۔

۱۰۴ لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلاً وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

ترجمہ

جو لوگ قصداً (بالارادہ، جان بوجھ کر) منکر قرآن بنتے ہیں، تجھے اس سے تعجب نہ ہو، وہ لوگ جہالت کی بنیاد پر حسد نہیں کرتے مگر عناد (دشمنی کی وجہ سے) ایسا کرتے ہیں۔

۱۰۵ قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

ترجمہ

بیمار آنکھیں کبھی کبھی سورج کی روشنی کا انکار کر دیتی ہیں، بیماری کی وجہ سے انسان کا منہ پانی کی لذت کو بھی محسوس نہیں کر سکتا۔ یہ تو ایسا ہے کہ اگر اندھا کسی چیز کے وجود کا انکار کرتا ہے تو یہ اس کا اندھا پن ہے۔

درود شفا / درود طب القلوب

اس درود شریف کو کم از کم تین مرتبہ پڑھ کر روزانہ بیمار پر دم کرتے رہیں تو اللہ کے فضل سے اس کو بہت جلد مکمل شفاء نصیب ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔



باب ہفتم

معراجِ مصطفیٰ واسرار کے باب میں

فِیْ اَسْرَاءِہٖ وَمِعْرَاجِہٖ ﷺ

(۱۰۶)
يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَه
سَعْياً وَفَوْقَ مُتُوْنِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

ترجمہ

اے سب سے بڑے سخی! یارسول اللہ! آپ کی بارگاہ میں پوری دنیا سے حاجت منداپنے سوال لے کرآتے ہیں، چلتے یا سوار ہوکراور پاتے ہیں۔ بیشک! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ پاک کی نعمتوں کے بانٹنے والے ہیں۔

(۱۰۷)
وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

ترجمہ

وہ بزرگ وبرتر ذات اللہ پاک کی بڑی نشانی ہے عبرت لینے کیلئے اورنشانی ہے غنیمت سمجھنے والوں کیلئے۔

(۱۰۸)
سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلاً إِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

ترجمہ

چودھویں رات کا چاند جس طرح آسمانوں میں سیر کرتا ہے اسی طرح آپ سفر معراج میں تشریف لے گئے اور ایک دم کم وقت میں مکہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے۔

(۱۰۹) وَبِتَّ تَرْقٰی إِلَی أَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

ترجمہ

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے تمام بلند و بالا مقامات کا سفر کیا، یہاں تک کہ اللہ پاک سے اتنے قریب ہوئے کہ جہاں آج تک کوئی نہ پہنچ سکا، یعنی مقام ''قابِ قوسین'' تک پہنچے۔

(۱۱۰) وَقَدَّمَتْكَ جَمِیْعُ الْأَنْبِیَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلَی خَدَمِ

ترجمہ

بیت المقدس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنا امام بنایا جس طرح آقا اپنے خادموں کی پیشوائی کرتے ہیں۔

(۱۱۱) وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِیْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِیْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

ترجمہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ساتوں آسمان کا سفر انبیائے کرام علیہم السلام کی ملاقات

کرتے کرتے کیا اور آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے ساتھ فرشتوں کا لشکر تھا اور آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) سب کے سردار تھے۔

۱۱۲ حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

ترجمہ

آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) اتنے بڑھے کہ آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے تمام مرتبے پائے اور ہر بلند مقام پر آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے قدموں کا فیض نظر آیا۔

۱۱۳ خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

ترجمہ

حضور (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) تمام انبیاء علیہم السلام کے مقام اور درجے سے آگے نکل گئے، جب آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو سفر معراج کیلئے پکارا گیا تو اللہ پاک کے فضل سے بڑے بڑے القابات کے ساتھ پکارا گیا۔

۱۱۴ كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

ترجمہ

آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو وہ وصل (نزدیکی، قرب) حاصل ہوا کہ جو لوگوں کی نگاہوں سے چھپا رہا اور وہ راز و نیاز کی باتیں ہوئیں جسے کوئی نہ جان سکا۔

۱۱۵
فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

ترجمہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تمام فضیلتیں کسی کی صحبت کے بغیر پائیں اور آپ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بغیر کسی رکاوٹ کے بڑے بڑے تمام مرتبے پائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

۱۱۶
وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِن رُتَبٍ
وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِن نِّعَمِ

ترجمہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بلند وبالا رتبوں سے نوازا گیا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اللہ پاک نے وہ سب کچھ عطا فرمایا جس کو سمجھنے کیلئے عقلیں مجبور ہیں، نہیں سمجھ سکتیں۔

۱۱۷
بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْناً غَيْرَ مُنْهَدِمِ

ترجمہ

مسلمانوں کیلئے بشارت (خوش خبری) ہیں کہ بفضل الٰہی ہمیں ایک مضبوط ستون (یعنی کی اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شکل میں ایسا سہارا مل گیا جو ٹوٹنے والا نہیں۔

۱۱۸ لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

ترجمہ

جب کی ربّ کریم نے آپ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو "اَکْرَمُ الرُّسُلْ" کہہ کر پکارا تو ہم اُمتی بھی آپ کی اطاعت اور اتباع (حکم ماننے اور پیچھے چلنے، عمل کرنے) کے سبب "خَیْرُ الْاُمَمْ" کہلائے۔

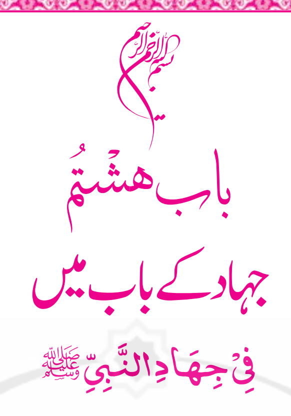
یہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نسبت ہی کی برکت ہے کہ حضور پاک (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کا لایا ہوا دین "خَیْرُ الْاَدْیَانْ" سب سے بہترین دین، آپ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر نازل کردہ کتاب "خَیْرُ الْکُتُبِ"، آپ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی امت "خَیْرُ الْاُمَمْ" آپ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کا زمانہ "خَیْرُ الْقُرُوْنِ" ہے۔

یہ نسبتوں کی برکتیں نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟

بیشک! حضور (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کا تولد ہونا ہم پر اللہ پاک کا بڑا احسان ہے۔

درود تنجینا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.



باب ہشتم
جہاد کے باب میں

فِيْ جِهَادِ النَّبِيِّ ﷺ

(۱۱۹)
رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى أَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفَّلاً مِنَ الْغَنَمِ

ترجمہ

اعلان نبوت ورسالت ہوتے ہی دشمنوں کے دل لرز گئے (کانپنے لگے، ڈر گئے) جس طرح جنگل میں شیر کی آواز سنتے ہی بکریاں کانپنے لگتی ہیں، بھاگنے لگتی ہیں، وہی حال کفار کا ہوا۔

(۱۲۰)
مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْماً عَلَى وَضَمِ

ترجمہ

میدان جنگ میں ہمیشہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دشمنان دین سے لڑتے رہے یہاں تک کہ اللہ پاک کے دشمنوں کے اجسام (جسم، شریر) تکا بوٹی (ٹکڑے ٹکڑے) ہو گئے اور ان پر رعب طاری ہوا کہ نظر نہ ملا سکے۔

(۱۲۱) وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُوْنَ بِهِ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

ترجمہ

مشرکین لڑائی کے خوف سے بھاگنے لگتے تھے، ان کو یہ ڈر لاحق ہوا کہ ان کا گوشت چیل کوّے کھائیں گے۔

(۱۲۲) تَمْضِي اللَّيَالِيُ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَالَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

ترجمہ

خوف کی وجہ سے کئی کئی رات وہ ڈرتے رہتے تھے یہاں تک کہ ماہ حرام (وہ مہینے جس میں جنگ وجدال نہ ہوتا تھا وہ مہینے) آجاتے۔

(۱۲۳) كَأَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

ترجمہ

اسلامی فوج ان کے شہروں تک پہنچ چکی تھی اور ان میں کا ہر سردار یہ چاہتا تھا کہ وہ دشمن کو قتل کردے۔

(۱۲۴) يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

ترجمہ

اسلامی لشکر مثل دریا تھا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہو کر آیا تھا، جن کی بس یہی تمنا تھی کہ دشمنوں سے معرکہ (جنگ) ہو (اور اسلام کا بول بالا ہو)۔یعنی یہ لڑائیاں زمین پر قبضہ کرنے کے لئے، اپنی بادشاہت کے اعلان کے لئے، مالِ غنیمت کے لئے، یا لونڈی غلام کے لئے، مال و دولت یا خزانوں کے لئے نہیں لڑی جاتی تھیں بلکہ کلمۂ توحید کو بلند کرنے کے لئے اور محض خدائے واحد و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلمہ بلند کرنے کے لئے، خدا کی رضا کے لئے لڑی جاتی تھیں۔

(۱۲۵) مِنۡ کُلِّ مُنۡتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحۡتَسِبٍ
یَسۡطُوۡ بِمُسۡتَأۡصِلٍ لِلۡکُفۡرِ مُصۡطَلِمِ

ترجمہ

یہ فوجی اپنے ربّ کریم سے نیکیوں کی امید رکھنے والے، دعوتِ حق (کلمہ توحید، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) بلند کرنے والے، اللہ پاک کے مطیع (فرماں بردار) اور کفر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والے تھے۔

(۱۲۶) حَتّٰی غَدَتۡ مِلَّةُ الۡإِسۡلَامِ وَهۡیَ بِهِمۡ
مِنۡ بَعۡدِ غُرۡبَتِهَا مَوۡصُوۡلَةَ الرَّحِمِ

ترجمہ

دین اسلام ان بہادروں کی مدد سے ظاہر ہوا، وہ آپس میں ایسے مل گئے جیسے ایک چٹان بن گئے ہوں اور اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے ان کی غربت بھی دور فرمادی۔

(۱۲۷) مَكْفُولَةً أَبَداً مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ
وَخَيْرَ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

ترجمہ

ملت اسلامیہ اس طرح محفوظ ہوگئی جیسے بہترین باپ اور نیک شوہر مل گیا ہو یعنی اب یہ ملت کبھی یتیم یا بیوہ نہ ہوسکے گی۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ

(۱۲۸) هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَأَوْا مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

ترجمہ

ان کے دشمنان سے پوچھئے وہ کہیں گے (صحابہ کرامؓ و بعد والے اسلامی لشکر کے فوجی) پہاڑ کی طرح اٹل تھے، انہیں سے پوچھئے جو غزوات و سرایا (اسلام کیلئے لڑی جانے والی وہ جنگیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شرکت نہیں فرمائی بلکہ آپؐ نے اپنی نگرانی میں لشکر روانہ فرمایا) میں موجود تھے کہ وہ کیا اور کیسے تھے؟

(۱۲۹) وَسَلْ حُنَيْناً وَسَلْ بَدْراً وَسَلْ أُحُداً
فُصُوْلَ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

ترجمہ

بدر، حنین اور اُحد کی جنگوں میں شامل ہونے والوں سے ان کا حال دریافت کرلو، مشرکین کے لئے یہ (صحابہؓ) آفت و بلا اور موت سے کم نہ تھے۔

١٣٠ اَلْمُصْدِرِی الْبِیْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰی کُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

ترجمہ

مجاہدین اسلام اپنی تلواروں کو دشمنوں کے خون سے لال کر دیتے تھے، جب زخم کھا کر دشمنوں کے سر قلم ہو جایا کرتے تھے۔

١٣١ وَالْکَاتِبِیْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَکَتْ
أَقْلَامُھُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَیْرَ مُنْعَجِمِ

ترجمہ

مجاہدین اسلام نے دشمنانِ دین کے جسموں پر ایسے وار کیے کہ وہ زخمی ہو گئے، وہ نیزے (بھالے) اس طرح چلاتے تھے جیسے قلم سے لکھا جاتا ہے۔

١٣٢ شَاکِی السِّلَاحِ لَھُمْ سِیْمَا تُمَیِّزُھُمْ
وَالْوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیْمَا مِنَ السَّلَمِ

ترجمہ

وہ شجاع (بہادر) اسلحوں (ہتھیار) سے لیس ہو کر اس طرح جنگ میں جاتے کہ رعب چھا جائے، ان کے چہروں پر نماز کی نشانیاں دکھائی دیتیں، اصحابِ کرامؓ ایسے تھے جیسے پھول، اور مشرکین مثل کانٹے کے تھے۔

١٣٣ تُھْدِیْ إِلَیْکَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَھُمُ
فَتَحْسِبُ الزَّھْرَ فِی الْأَکْمَامِ کُلَّ کَمِی

ترجمہ

فتح و نصرت کی ہوائیں جب تیری طرف مدد بھیجتی ہیں تو یوں لگتا ہے کہ مجاہدین اس طرح جھومتے تھے جیسے ہوا کے جھونکوں سے کلیاں جھومتی ہو۔

١٣٤ كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبى
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شَدَّةِ الْحُزُمِ

ترجمہ

وہ مجاہدین گھوڑوں پر اس طرح سوار ہوتے تھے جیسے پہاڑوں پر پیڑ ہو، ایسے نہیں تھے جیسے گھاس یا لکڑی کی بھاری ہو۔

١٣٥ طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقاً
فَمَا تَفَرَّقَ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

ترجمہ

جنگ کے میدانوں کی سختی کی وجہ سے دشمنوں کے ہوش اڑ جایا کرتے تھے، وہ خوف کی وجہ سے بہادر گھڑسوار اور بکری کے بچوں کے درمیان میں فرق نہ کر سکتے تھے۔

١٣٦ وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللهِ نُصْرَتُهُ
إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

ترجمہ

جس بندے کو حضور رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نصرت (مدد) شامل حال ہو، اُسے اگر جنگل میں شیر بھی مل جائے تو وہ شیر ڈر سے بھاگ جائے۔

اس باب میں حضرت سفینہؓ کا قصہ مشہور ہے جب آپؓ اپنے لشکر سے الگ پڑ گئے اور سامنے شیر آ گیا تو آپؓ نے فرمایا تھا:

یَا اِبِلِ حَارِثْ! اَنَا سَفِیْنَۃُ الْمَوْلٰی رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''اے ابل حارث! میں سفینہ ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام''

تو شیر خود راستہ بتاتا ہوا حضرت سفینہؓ کو اسلامی لشکر تک چھوڑ گیا۔

(ابل حارث، شیر کو کہتے ہیں)

۱۳۷ وَلَنْ تَرَی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمِ

ترجمہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کرنے والا کبھی، کہیں بھی، کسی مدد سے محروم نہیں ہو سکتا، جبکہ آپ کا دشمن (چاہے مشرک، چاہے نصاریٰ یا یہود، چاہے وہابی) دنیا اور آخرت میں ہمیشہ ذلیل وخوار (بے آبرو) ہی رہے گا۔

۱۳۸ أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِی حِرْزِ مِلَّتِهِ
كَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِی أَجَمِ

ترجمہ

محبوب خدا رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی اُمّت کو ایک مضبوط قلعے میں محفوظ کیا ہے، جس طرح شیر اپنے بچوں کو حفاظت میں لیتا ہے۔

۱۳۹ كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ
فِیْهِ وَكَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

ترجمہ

کئی مرتبہ قرآن کریم نے دشمنوں کو ذلیل کیا اور آپ ﷺ کے معجزات دیکھ کر بھی دشمنوں کے سر جھک گئے۔

١٤٠ كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

ترجمہ

آپ (ﷺ) کا اس دورِ جاہلیت میں اُمّی ہو کر عالم ہونا یہ ایک بڑا معجزہ ہے، اور یتیم ہوتے ہوئے صاحبِ ادب ہونا یہ بھی ایک بڑا معجزہ ہے۔

ترمذی شریف میں ایک روایت ہے کہ ایک صحابیؓ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تنگ دامنی و معاشی مشکلات کا ذکر کیا۔
آپ ﷺ نے فرمایا رزق کی تقسیم کے وقت تم کہاں رہتے ہو؟
انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا رزق کی تقسیم کا بھی وقت ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ تم فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان یہ پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ
الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

(بزرگوں نے فرمایا ہے کہ روزانہ 100 مرتبہ پڑھنے کی عادت بنا لے)



بابِ نہم

رسول سے توسل کے باب میں

فِی التَّوَسُّلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

(۱۴۱)
خَدَمْتُه بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِه
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

ترجمہ

میں نے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! آپ کی نعت گوئی (تعریف کرنا) اس لئے کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! میں اس دنیا سے ایمان کے ساتھ مروں (موت آئے) اور میرے سارے گناہ معاف ہوجائے، میری پوری زندگی دنیا کے بادشاہوں کے قصیدے پڑھنے میں چلی گئی۔

(۱۴۲)
إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشَى عَوَاقِبُه
كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

ترجمہ

دنیوی شاعری اور دنیاوی ملازمت (نوکری) نے میری گردن میں طوق (زنجیر، بیڑی) ڈال دی ہے، مَیں بہت ڈرتا ہوں، ایسا محسوس ہورہا ہیں جیسے مَیں قربانی کا اونٹ ہوں اور مجھے ذبح کرنے کیلئے لئے جاتے ہیں۔

۱۴۳ أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَّلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

ترجمہ

میں شاعری اور نوکری میں گمراہی میں ہی، رہا میں نے گناہ کمائے اور مجھے پریشانی کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوا۔

یہ شعر مصنفِ قصیدہ حضرت امام شرف الدین بوصیریؒ کی کمال انکساری و عاجزی کو ظاہر فرماتا ہے کیونکہ قصیدہ خوانی اور بادشاہوں کی تعریف کے دور میں بھی آپ خدا و رسول سے غافل نہ تھے اور گمراہوں اور بے دینوں کو اللہ ان مقامات سے سرفراز نہیں فرماتا۔ جہاں پر آپ پہنچے (سوائے اس کے، کہ توفیق توبہ ملے) آپ کے ساتھ جو ہوا یہ فضل باری تعالیٰ ہی ہے اور ہم جیسے گنہگاروں کے لئے تعلیم ہے اور امید بھی ہے۔

اللہ جسے چاہے اپنے بندوں میں سے اپنے قریب کرلیتا ہے، جیسے اولیاء کرام میں سیدنا حبیب عجمی (رحمۃ اللہ علیہ)، سیدنا بشر حافی (رحمۃ اللہ علیہ) سیدنا فضیل بن ایاز (رحمۃ اللہ علیہ) وغیرہ پر اللہ نے خاص فضل فرمایا اور انہیں چن لیا، ویسے بھی حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ پاک نے چن لیا اور اللہ کے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آپ کو قریب کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه

اللہ پاک فرماتا ہے:

"وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ"

''اللہ پاک اپنی رحمت سے قریب کر لیتا ہے جسے چاہے''۔

اور اللہ کی سب سے بڑی رحمت کا نام ہے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اب معنی یہ ہوے کہ اللہ پاک جسے پسند فرماتا ہے اسے اپنے محبوب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے قریب کر دیتا ہے۔ جس طرح دلائل الخیرات کے مصنف امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ کو کیا، جس طرح قصیدۂ بردہ شریف کے مصنف امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو کیا۔ بیشک! یہ فضل باری تعالیٰ اور عنایتیں رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه

۱۴۴

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِيْ تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

ترجمہ

افسوس! کہ میرے نفس نے نقصان کا سودا کیا، یعنی کہ دنیا خریدنے میں آخرت نہ خریدی۔

۱۴۵

وَمَنْ يَّبِعْ آجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَفِيْ سَلَمِ

ترجمہ

جس نے بھی دنیا خریدنے کے لئے آخرت کو بیچ ڈالا تو کوئی شک نہیں کہ اس نے بڑا نقصان اٹھایا اور وہ خسارے میں رہا۔

(۱۴۶) إِنْ آتِ ذَنْباً فَمَا عَهْدِى بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِى بِمُنْصَرِمِ

ترجمہ

میں گنہگار ہوں مگر یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ کی اطاعت کا جو وعدہ کیا ہے وہ انمٹ ہے یقیناً آپ کی عقیدت اور آپ کی محبت کی رسی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

(۱۴۷) فَإِنَّ لِى ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَّتِى
مُحَمَّداً وَهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

ترجمہ

چونکہ میرا نام محمد ہونے کی وجہ سے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آپ سے شفاعت کی امید ہیں، آپ وعدہ پورا کرنے میں تمام جہاں والوں سے سب سے زیادہ سچے ہیں۔

(۱۴۸) إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَعَادِى آخِذاً بِيَدِى
فَضْلاً وَإِلاَّ فَقُلْ يَازَلَّةَ الْقَدَمِ

ترجمہ

میدان حشر میں اگر آپ نے میری دست گیری نہ فرمائی تو میں کہوں گا کہ افسوس! میرے قدم ڈگمگا گئے تھے۔ (یعنی دنیا میں آپ کی اطاعت کے دعوے میں، مَیں جھوٹا تھا)۔

۱۴۹ حَاشَاهُ أَنْ يُحْرِمَ الرَّاجِي مَكَارِمَهُ
أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

ترجمہ

یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کہ آپ اپنی عطاؤں سے سوالیوں (سوال کرنے والے) کو مایوس کریں! (یعنی آپ کبھی سائل کو محروم نہیں کرینگے) اور یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ کے دامن میں پناہ مانگنے والا ناکام لوٹے، اور یہ اس لئے بھی کہ خدائے پاک نے فرمادیا:

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

یعنی اے محبوب! اپنے سائلوں کو نہ جھڑکو۔

یعنی اے محبوب! جو آپ سے سوال کرے اسے عطا کرو اور خود رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَ اَنَا قَاسِمٌ

یعنی اللہ پاک عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

۱۵۰ وَمُنْذُ أَلْزَمْتُ أَفْكَارِي مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُهُ لِخَلَاصِي خَيْرَ مُلْتَزِمِ

ترجمہ

جب سے یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے اپنی ذات کو آپ کی مدح (تعریف)

کیلئے وقف کر دیا ہے، بس اُس وقت سے میں نے بیشک ! اپنی مغفرت کیلئے مددگار پالیا ہے۔

۱۵۱ وَلَنْ يَفُوتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَداً تَرِبَتْ
إِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الأَزْهَارَ فِي الأَكَمِ

ترجمہ

آپ کی عطا کسی بھی محتاج کو محروم نہیں رہنے دیتی، جس طرح بارش پہاڑ پر بھی برستی ہے۔

۱۵۲ وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي قَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا أَثْنٰى عَلَى هَرِمِ

ترجمہ

مجھے اس قصیدہ سے دنیا کی دولت کی خواہش نہیں جس طرح ظُہیر نے دنیا والوں کی تعریف کر کے دنیاوی مال و دولت حاصل کی۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.



باب دہم

مُناجات

فِي الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَالِ

۱۵۳ يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ أَلُوْذُ بِهِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

ترجمہ

اے تمام مخلوق سے زیادہ کرم فرمانے والے رسول! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ کے سِوا میرا کون ہے؟ جس سے میں مدد طلب کروں جب مصیبتیں مجھے گھیر لیں، مجھے آپ کے دامن ہی میں پناہ ملے گی۔

۱۵۴ وَلَن يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُكَ بِي
إِذِ الْكَرِيْمُ تَجَلَّى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

ترجمہ

جس دن اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والا ہے یارسول اللہ! میری شفاعت کرنے سے آپ کا رتبہ کم نہیں ہوگا، بلکہ ضرور باضرور آپ کا بلند مقام میرا خیال رکھے گا (میں آپ کی شفاعت سے محروم نہ رہوں گا)۔

۱۵۵ فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ترجمہ

یہ اس لئے کہ دنیا و آخرت کی بخشش آپ ہی کے سبب وجود میں آئی اور لوح و قلم آپ ہی کے علم کا ایک حصہ ہیں۔

۱۵۶ يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زِلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

ترجمہ

ویسے تو اے نفس! تیرے گناہ بہت زیادہ ہیں مگر مایوس نہ ہونا اللہ تعالی کے رحم و بخشش کے سامنے یہ گناہ معمولی ہیں۔

۱۵۷ لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

ترجمہ

جب قیامت کے دن اللہ تعالی کی رحمتیں تقسیم ہوں گی مجھے یقیناً امید ہے کہ میرے رب کی رحمت و کرم میرے گناہوں سے بڑھ کر (زیادہ) رہے گی۔

۱۵۸ يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

ترجمہ

اے میرے پروردگار! مجھے تیری ذات سے امید ہے اسے رد نہ کرنا، مجھے تیری رحمت پر بھروسہ ہے، مجھے مایوس نہ کرنا۔آمین

١٥٩ وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنّ لَهُ
صَبْراً مَتٰى تَدْعُهُ الأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

ترجمہ

اے اللہ کریم! دونوں جہانوں میں تیرے بندوں پر رحم فرما کیونکہ بندوں کا صبر بہت کمزور ہے، جب سختی یا پریشانی آتی ہے تو بندے کا صبر ٹوٹ جاتا ہے۔

١٦٠ وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلاةٍ مِنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَمُنْسَجِمِ

ترجمہ

اے اللہ پاک! تیری رحمت کے بادلوں کو حکم کر کہ وہ تیرے محبوب اور ہمارے آقا سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر رحمتوں، درودوں، صلاۃ وسلام کی بارش برسائے اور تیرا فضل وکرم ہو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر۔

١٦١ ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

ترجمہ

اللہ پاک کی رضا (خوشی) ہو اُن پر سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہم پر جو کہ عزت اور بلند مرتبے والے ہیں۔

(۱۶۲) وَالآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

ترجمہ

اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل پاک پر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین پاک رحمہم اللہ اور صاحب تقویٰ (متقی و پرہیز گار) پر اور برگزیدہ (نیک) بندوں پر ہمیشہ رحمتیں برستی رہیں۔ آمین

(۱۶۳) مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا
وَأَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

ترجمہ

جب تک خوشبو والی ٹھنڈی ہوا باغوں میں چلتی رہے تب تک تیری رحمتوں کی بارش برستی رہیں اور اونٹوں کو نغمے گا کر چرانے والے اپنے گیتوں (نغموں) سے اونٹوں کو خوش کرتے رہیں تب تک تیری رحمتوں کی بدلیاں برستی رہیں۔

(۱۶۴) فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَاذَاالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

ترجمہ

یا اللہ کریم! یہ لکھنے والے (مصنف کتاب) اور ترجمہ نگار اور اسے پڑھنے والے (پڑھانے والے پر) بھی رحمت اور بخشش کا کرم ہو جائے، بس میری یہی دعا ہے تیری بارگاہ میں، اے میرے ربّ کریم! (اور اس کتاب کو چھپوانے والے کی بھی یہی دعا ہے)۔

١٦٥ مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

ترجمہ

اے میرے مولیٰ! یا اللہ! درود و سلام بھیج ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر ہمیشہ ہمیشہ اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

آمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

مفہوم حدیث کے مطابق:

دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں

لیکن (قیامت کے دن) ترازو میں بھاری ہیں۔

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ



قصیدۂ غوثیہ

١ سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

ترجمہ

محبت نے مجھے وِصل (قُربِ الٰہی) کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنے خمارِ محبت کو کہا کہ میری طرف آ۔

٢ سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

ترجمہ

پیالوں میں بھرا ہوا جامِ محبت میری طرف دوڑتا ہوا آیا، تو میں اپنے اَحباب کی مجلس میں جامِ محبت کے خُمار سے مست ہو گیا۔

٣ فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

ترجمہ

میں نے تمام اَقطاب (اَولیاء کی ایک خاص قسم) سے کہا کہ تم میرے حال کے پاس آ کر ٹھہر جاؤ اور داخل ہو جاؤ کیونکہ تم میرے رفیق (ساتھی) ہو۔

٤ وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِيْ
فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِيْ مَلَالِيْ

ترجمہ

ہمت اور مستحکم اِرادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرا لشکر ہو کیونکہ ساقیِ قوم (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے میرے لئے جامِ محبت کو لبالب بھر دیا ہے۔

٥ شَرِبْتُمْ فُضْلَتِيْ مِنْ بَعْدِ سُكْرِيْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّيْ وَاتِّصَالِيْ

ترجمہ

عشقِ حقیقی کا نشہ مجھ پر طاری ہونے کے بعد تم نے میرا بچا کھچا جام پی لیا، لیکن میرے بلند مرتبے اور قُرب کو نہ پا سکے۔

٦ مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ
مَقَامِيْ فَوْقَكُمْ مَّازَالَ عَالِيْ

ترجمہ

تم سب (اَولیاء) کا مقام بلند ہے، لیکن میرا مقام تمہارے مقام سے بھی اوپر ہے میری بلندی ہمیشہ رہے گی۔

٧ اَنَا فِيْ حَضْرَةِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِيْ
يُصَرِّفُنِيْ وَحَسْبِيْ ذُوالْجَلَالِ

ترجمہ

میں بارگاہِ قُربِ الٰہی می یکتا اور یگانہ ہوں، ربِّ کریم نے مجھے بااختیار بنادیا ہے اور عظمت وجلال والا خُدا میرے لئے کافی ہے۔

۸ اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

ترجمہ

میں سفید باز ہوں، ہر ولی پر غالب ہوں (جیسے سفید باز دیگر پرندوں پر غالب ہوتا ہے) (بتاؤ تو!) کون ہے جس کو مجھ جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہو۔

۹ کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

ترجمہ

رحمٰن عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے وہ خلعت (لباسِ کرامت) پہنایا جس پر عزم اور اِرادۂ مستحکم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سَر پر رکھے۔

۱۰ وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

ترجمہ

ربُّ العالمین نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع (خبردار) کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا فرمایا۔

(١١) وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٖ

ترجمہ

مالکِ کائنات عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے تمام اَقطاب پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حال میں جاری اور نافذ ہے۔

(١٢) فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالٖ

ترجمہ

اگر میں اپنا راز دریاؤں پر ڈال دوں تو سارے دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور اُن کا نام و نشان تک نہ رہے۔

(١٣) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالٖ

ترجمہ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈال دوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں مِل جائیں (کہ اُن پہاڑوں اور ریت میں بالکل فرق نہ رہے)۔

(١٤) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

ترجمہ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈال دوں تو وہ میرے راز سے بجھ کر بالکل سرد ہوجائے (اور اُس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے)۔

١٥ وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ مَيِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى

ترجمہ

اگر میں اپنے راز کو مُردے پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہوجائے۔

١٦ وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتَالِيْ

ترجمہ

مہینے اور زمانے جو گزرتے اور ختم ہوتے ہیں، مگر بلا شک وشبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

١٧ وَتُخْبِرُنِيْ بِمَا يَاْتِيْ وَيَجْرِيْ
وَتُعْلِمُنِيْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِيْ

ترجمہ

اور مجھ کو موجودہ اور آنے والے واقعات کی خبر اور اِطلاع دیتے ہیں

(اے منکرِ کرامات!) جھگڑے سے باز آ۔

(۱۸) مُرِیۡدِیۡ ھِمۡ وَطِبۡ واشۡطَحۡ وَغَنِّیۡ
وَافۡعَلۡ مَاتَشَاءُ فَالۡاِسۡمُ عَالٖ

ترجمہ

اے میرے مرید! عشقِ الٰہی سے سرشار ہو اور خوش رہ اور (شریعت کی حُدود میں رہتے ہوئے) بولتا رہ اور جو تیرا دل چاہے کر کیونکہ میرا نام بزرگ ہے۔

(۱۹) مُرِیۡدِیۡ لَاتَخَفۡ اَللّٰہُ رَبِّیۡ
عَطَانِیۡ رِفۡعَةً نِلۡتُ الۡمَنَالِیۡ

ترجمہ

اے میرے مرید! کسی سے مت ڈر، اللہ ربُّ العزت میرا پروَرْدگار ہے، اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔

(۲۰) طُبُوۡلِیۡ فِی السَّمَاءِ وَالۡاَرۡضِ دُقَّتۡ
وَشَاءُوۡسُ السَّعَادَةِ قَدۡ بَدَالِیۡ

ترجمہ

آسمان و زمین میں میرے نام کے ڈنکے بجائے جاتے ہیں، اور نیک بختی کے قاصد میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

۲۱ بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَحْتَ حُكْمِيْ
وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَالِيْ

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر (اُس کی عطا سے) میرا مُلک ہیں، جو میرے حکم کے تابع ہیں اور میرا وقت میرے دل سے پہلے ہی صاف تھا (یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی پاکیزہ تھی)۔

۲۲ نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

ترجمہ

میں نے خدائے عزوجل کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مِل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے۔

۲۳ دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَى الْمَوَالِيْ

ترجمہ

میں (ظاہری و باطنی) علم پڑھتے پڑھتے قُطب بن گیا اور میں نے مخلص دوستوں کے آقا و مولا عَزَّ وَجَلَّ کی مدد سے سعادت کو پالیا۔

۲۴ فَمَنۡ فِیۡ اَوۡلِیَاءِ اللّٰہِ مِثۡلِیۡ
وَمَنۡ فِی الۡعِلۡمِ وَالتَّصۡرِیۡفِ حَالِیۡ

ترجمہ

اَولیاء اللہ کے گروہ میں میری مثل کون ہے؟ اور علم اور تدبیر کرنے میں میری برابری کون کر سکے؟۔

۲۵ رِجَالِیۡ فِیۡ هَوَاجِرِهِمۡ صِیَامٌ
وَفِیۡ ظُلَمِ اللَّیَالِیۡ کَاللَّاٰلِیۡ

ترجمہ

میرے مرید موسمِ گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی کی وجہ سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

۲۶ وَکُلٌّ وَلِیٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیۡ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدۡرِ الۡکَمَالِ

ترجمہ

ہر ایک ولی کیلئے کوئی نہ کوئی قدم کسی نبی کے قدموں میں ہوتا ہے اور مَیں نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قدم مبارک پر ہوں جو (آسمانِ رسالت کے) بدرِ کمال ہیں۔

٢٧

نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَكِّیٌّ حِجَازِیٌّ
هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

ترجمہ

وہ نبیِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جدّ پاک ہیں، انہیں کی وِساطت (وسیلے) سے میں نے مخلص دوستوں کو پایا۔

٢٨

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ترجمہ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور سے مت ڈر، کیونکہ میں جنگ میں ثابت قدم اور قاتلِ اعداء (دشمنانِ خدا کو مارنے والا) ہوں۔

٢٩

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیُ الدِّیْنِ لَقَبِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

ترجمہ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور محیُ الدین میرا لقب ہے اور میری بزرگی کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

٣٠

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

ترجمہ

میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی اَولاد سے ہوں اور میرا رُتبہ مُخْدَع
(یعنی ایک خاص مقامِ وِلایت) ہے، اور میرے قدم اَولیاء کی گردنوں پر ہیں۔

٣١

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْھُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

ترجمہ

اور عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے، اور میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم
چشمۂ کمال کے مالک ہیں۔

٣٢

تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ
اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

ترجمہ

مجھے منظور فرمایئے اور میرا سوال رَد نہ کیجئے، میری فریادرَسی کیجئے، میرے آقا!
میرا حال ملاحظہ فرمایئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دُرودِ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ

وَاَصۡحَابِہٖ وَعَلٰی وَارِثِ کَمَالِہٖ غَوۡثِنَا

وَغَوۡثِ الۡاَعۡظَمِ اَبِیۡ مُحَمَّدِ مُحۡیِ الدِّیۡنِ

سَیِّدِنَا عَبۡدِ الۡقَادِرِ الۡجِیۡلَانِیۡ شَیۡئًا لِّلّٰہِ

أَغِثۡنِیۡ وَامۡدُدۡنِیۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ.



ترجمہ اشعارِ بالا

بڑے درجوں تک رسائی حاصل فرمائی اپنے تمام تر کمال کے ساتھ
تاریک راتوں کو اپنے جمال سے روشن فرمادیا
آپ کے سارے عادات واطوار لائق تحسین تھے
درود بھیجو آپ پر اور آپ کی آل پر اے مسلمانو

Printed @: AISH Offset Printers
Cell:7207164256, Whatsapp:9346338145